www.KitaboSunnat.com

محمد عمران اسلم ☆

بصارت سے محروم ...... بصیرت سے بھرپور

امام أبو القاسم شاطبی رحمہ اللہ

نزولِ قرآن کے بعد سے قرآن کی قراءت کی جو اہمیت رہی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ شروع ہی سے یہ صنف علم قرآن کے شیدائیوں کی توجہ کا مرکز رہی ہے جن کی کاوشوں کا مقصد ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا﴾ کی عملی تفسیر پیش کرنا اور قرآن کو حسنِ صوت کے ساتھ انسانی ذہنوں میں مرتسم کرنا تھا۔ اس فن قراءت کے سلسلے میں ایک اہم اور نمایاں ہستی 'امام الشاطبی رحمہ اللہ' ہیں۔

نام

امام شاطبی رحمہ اللہ کا پورا نام القاسم بن فِيُّرة بن خلف بن أحمد الرعيني الأندلسي الشاطبي ہے۔ [معرفة القراء الكبار: ۱۱۱۰/۳]

کنیت

امام صاحب رحمہ اللہ کی کنیت ابوالقاسم اور ابومحمد ذکر کی گئی ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ اَوائل عمر میں آپ کو ابومحمد جب کہ اَخیر عمر میں ابوالقاسم الشاطبی کے نام سے پکارا جاتا رہا ہے۔ جس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ امام ابن ہذیل رحمہ اللہ اور نفزی رحمہ اللہ نے امام موصوف کے دورِ طالب علمی کی کنیت ابومحمد ذکر کی ہے۔

[مختصر بلوغ الأمنية: ص ۴۱]

ولادت

اِمام شاطبی رحمہ اللہ کی ولادت باسعادت ۵۳۸ھ کو جزیرۂ اندلس کے قصبہ شاطبہ میں ہوئی۔ [سير أعلام النبلاء: ۲۶۲/۲۱]

علمی و خلقی صفات

امام صاحب رحمہ اللہ اوائل عمر ہی میں بینائی سے محروم ہوگئے تھے، لیکن کمال درجہ کے ذہین اور فہیم تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ سے کبھی بھی نابیناؤں کی سی حرکات ظاہر نہ ہوئیں۔ امام صاحب حدیث نبوی ﷺ کے عالم اور قراءت و تفسیر کے امام تھے۔ آپ کے حافظہ سے بخاری و مسلم کے نسخوں کی تصحیح کی جاتی تھی اور ضرورت کے موقعوں پر آپ ان نسخوں میں اپنے ذہن سے حواشی کے طور پر نکات بھی لکھواتے جاتے تھے۔ اس کے علاوہ آپ نحو کے استاد اور تعبیر کے علم میں بھی ماہر تھے۔ طلباء کو پڑھاتے وقت آپ نہایت خشوع و خضوع اور باوضو حالت میں بیٹھتے۔ آپ ہمیشہ فضول باتوں

☆ فاضل كلية الشريعة، جامعہ لاہور الاسلامیہ و رکن مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے خود بھی پرہیز فرماتے اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتے۔ سخت بیمار ہو جاتے تب بھی عیادت کرنے والوں کے جواب میں صرف 'العافية' (ٹھیک ہوں) فرما دیتے۔[وفيات الأعيان:۳/۳۴۴]

آپ کے زمانہ میں لوگ آپ کی بے حد تعظیم کیا کرتے۔ ابو شامۃ دمشقی رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں:

''رأيت جماعة الفضلاء فازوا برؤية شيخ مصر الشاطبي وكلهم يعظمه ويثنى كتعظيم الصحابة للنبي''[شرح شعلة على الشاطبية:ص۳]

''میں نے فضلاء کی ایک جماعت کو شیخ مصر امام شاطبی رحمہ اللہ کی جھلک دیکھنے کے لیے بے چین پایا وہ سب کے سب آپ کی تعریف کر رہے تھے اور ایسے تعظیم کر رہے تھے جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کرتے تھے۔''

امام صاحب رحمہ اللہ نماز فجر فاضلیہ میں اَدا کرتے اور اس کے بعد مسند تدریس پر متمکن ہو جاتے جس میں لوگوں کی کثیر تعداد شرکت کرتی۔[تشریح المعانی:ص۸]

تعلیم وتربیت

امام شاطبی رحمہ اللہ نے 'شاطبہ' میں قرآن مجید حفظ کیا اور اس کے بعد علم حدیث اور فقہ کی جانب رجوع کیا اور 'شاطبہ' کی مساجد میں علمی حلقوں میں بیٹھنے لگے۔ اسی دوران آپ کا ذہن قراءات کی جانب مائل ہوا اور آپ نے اپنے وطن میں ابوعبداللہ محمد بن ابی العاص نفزی رحمہ اللہ کی خدمت میں رہ کر قراءات میں اِجراء کیا۔ اس کے بعد آپ اُندلس کے ایک شہر بلنسہ کی جانب عازم سفر ہوئے جہاں آپ نے قراءات کا وافر علم حاصل کیا اور ابوعبداللہ محمد بن حمید بلنسی سے کتاب تیسیر، کامل للمبرد اور أدب الكاتب لابن قتيبة پڑھیں۔

اس کے بعد آپ فریضۂ حج کی ادائیگی کے لیے روانہ ہوئے، راستے میں آپ اسکندریہ کے مقام پر پہنچے جہاں آپ کو ابو طاہر سلفی سے ملاقات اور ان کے حلقۂ درس میں شرکت کا شرف حاصل ہوا۔ پھر جب آپ مصر کے شہر قاہرہ پہنچے تو ان طلباء نے فرطِ مسرت سے آپ کو گھیرے میں لے لیا جو کے علوم واَدب سے استفادہ کے لیے بے قرار تھے۔[مختصر بلوغ الأمنية:ص۴۲]

جب مصر کے حکمران قاضی فاضل (وزیر سلطان صلاح الدین) کو آپ کی آمد کی اطلاع ملی تو اس نے بذاتِ خود علامہ شاطبی رحمہ اللہ سے رابطہ قائم کیا اور ان کو قاہرہ کے مدرسہ فاضلیہ کا شیخ مقرر کیا۔ اسی دور میں آپ نے چار قصائد تحریر فرمائے:

① **حرز الأماني:** جو امام ابوعمرو عثمان بن سعید دانی رحمہ اللہ کی مشہور کتاب ''تیسیر فی فن القراءات کی نظم ہے۔

② **عقيلة أتراب القصائد:** جو مصاحف عثمانیہ کے رسم میں امام دانی رحمہ اللہ کی کتاب ''مقنع'' کی نظم ہے۔

③ **ناظمة الزهر فی علم الفواصل:** اس میں بھی علامہ دانی رحمہ اللہ کی کتاب ''البیان فی عدائی القرآن' کی نظم ہے۔

④ **قصيدهٔ دالية:** جو ابن عبدالبر رحمہ اللہ کی کتاب 'التمہید' کی تلخیص پر مشتمل ہے۔[أمانية شرح شاطبية:۱/۷]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیت المقدس روانگی

مذہبی نقطہ نگاہ سے بیت المقدس کو ہمیشہ سے ایک ممتاز مقام حاصل رہا ہے اور یہی وہ بابرکت مسجد ہے جس کی جانب ثواب کی نیت سے سفر کیا جا سکتا ہے۔امام صاحب رحمہ اللہ کے دل میں ہمیشہ یہ خواہش جاگزیں رہی کہ وہ اس مقام کی زیارت کریں لہٰذا جب ناصر صلاح الدین یوسف نے بیت المقدس کو فتح کیا تو آپ اپنی خواہش کو عملی جامہ پہناتے ہوئے ۵۸۹ھ کو بیت المقدس تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے رمضان کے روزے رکھے اور اعتکاف فرمایا۔[سیر أعلام النبلاء:۲۶۳/۲۱]

بیت المقدس کی رفعت وجلالت کے بارے میں آپ فرماتے ہیں:

’’لا أعلم موضعا أقرب إلی السماء منه بعد مكة والمدينة‘‘[شرح إتحاف البرية:ص۴۴]

’’میں اس جگہ کو مکہ اور مدینہ کے بعد اللہ کے ہاں سب سے زیادہ مقرب جانتا ہوں۔‘‘

وفات

قبلۂ اوّل کی زیارت کے بعد امام صاحب رحمہ اللہ دوبارہ مدرسہ فاضلیہ قاہرہ میں لوٹ آئے اور تعلیم وتدریس کے فرائض سرانجام دینے لگے،لیکن افسوس کہ اس کے ایک سال بعد ہی ۵۹۰ھ کو آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔آپ نے تقریباً ۵۲ سال کی عمر میں ۲۸ جمادی الثانی کو اتوار کے روز مصر کے شہر قاہرہ میں اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کی۔آپ کی نماز جنازہ ’تہذیب‘ کے شارح علامہ عراقی رحمہ اللہ نے پڑھائی۔[طبقات الشافعية:۲۸/۲]

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رحمت میں چھپائے اور ہماری اور تمام مسلمانوں کی جانب سے بہتر سے بہتر جزا عطاء فرمائے۔

تلامذہ

وہ قراء کرام جنہوں نے آپ سے علم قراءات کو مکمل کیا۔

1. أبو الحسن علی بن محمد بن عبد الصمد السخاوي
2. أبوعبد الله محمد بن عمر القرطبی
3. السديد عيسی بن مكی
4. مرتضی بن جماعة بن عباد
5. الكمال علی بن شجاع
6. زين محمد بن عمر الكردی
7. أبو القاسم عبدالرحمن بن سعيد الشافعی
8. عيسىٰ بن يوسف بن إسماعيل المقدسی
9. يوسف بن أبی جعفر الأنصاری
10. علی بن محمد بن موسی التجيبی
11. عبدالرحمن بن إسماعيل التونسي

وہ قراء کرام جنہوں نے آپ سے علم قراءات کا کچھ حصہ پڑھا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1. أبو عمرو عثمان بن عمر بن الحاجب
2. أبو الحسن على بن هبة الله بن الجميزى
3. أبو بكر محمد بن وضاح اللخمى
4. عبد الله بن محمد بن عبد الوارث بن الأزرق [تشريح المعانى:ص۹]

تصانیف

1. حرز الأمانی ووجه التهانی
2. عقيلة أتراب القصائد فى أسنى المقاصد فى علم الرسم
3. ناظمة الزهر فى عد الآى
4. قصيدة دالية [مختصر بلوغ الأمنية:ص۴۴]

مناقب امام شاطبی رحمہ اللہ

امام شاطبی رحمہ اللہ علوم شرعیہ کے متبحر عالم اور لغت کے اِمام تسلیم کیے جاتے تھے آپ ذہنی وسعت اور قوی اِدراک رکھنے والے اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھے۔ جہاں آپ کو قراءات وتفسیر میں یدطولیٰ حاصل تھا وہاں آپ نے ایک اعلیٰ پائے کے اَدیب اور شاعر کے طور پر بھی اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔

- نفخ الطیب میں ہے:

''كان إماما عالما، ذكيا كثير الفنون، منقطع القرين، رأسا فى القراء ات حافظا للحديث''

[نفخ الطيب:۵/۵۱۳]

''امام شاطبی رحمہ اللہ ایک متبحر عالم، کثیر فنون کے ماہر، قراءات کے امام، اپنے ساتھیوں میں بہترین اور حافظ حدیث تھے۔''

- ابن الصلاح رحمہ اللہ طبقات میں رقمطراز ہیں:

''كان أحد القراء المجوّدين والعلماء المشهورين والصلحاء الورعين، صنف هذه القصيدة التى لم يسبق إلى مثلها ولم يلحق بما يقاربه(يقصد المنظومة) قرأ عليه الأعيان والأكابر ولم يكن بمصر فى زمنه مثله فى تعدد فنونه وكثرة محفوظة''[مختصر بلوغ الأمنية:ص۴۴]

''آپ ایک متقی، صالح، مشہور عالم اور مقری تھے۔ آپ نے ایسا قصیدہ تحریر فرمایا جس کی مثال اس سے پہلے موجود نہیں اور نہ ہی کوئی اس کی گرد کو پہنچ سکا۔ ان سے بہت سے لوگوں اور اَکابرین نے قراءات اَخذ کیں اور مصر میں آپ کے زمانہ میں کوئی بھی ایسا شخص موجود نہیں تھا جو اس قدر فنون میں مہارت رکھنے والا ہو۔''

- حموی رحمہ اللہ یوں رقمطراز ہیں:

''كان رجلا صالحا صدوقا فى القول مجدا فى الفعل ظهرت عليه كرامات الصالحين''

[طبقات الشافعية:۴/۲۹۷]

''امام شاطبی رحمہ اللہ صالح انسان، قول کے سچے اور بلند کردار کے حامل تھے۔ آپ رحمہ اللہ سے صالح لوگوں کی سی کرامات ظاہر ہوئیں۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

◉ جعبری رحمہ اللہ نے کنز المعانی میں آپ کو ان الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا ہے:

إمام فريد بارع متورع صبور طهور ذی عفاف مؤيد
زكا علمه فاختاره الناس قدوة فكم عالم من دره متقلد
هنيا ولی الله بالخلد ثاوی بعيش رغيد فی ظلال مؤيد
عليك سلام الله حيا وميت وحييت بالإكرام يا خير مرشد

’’آپ (لوگوں میں سے) نمایاں، منفرد، متقی، صابر، پاکباز اور عزت والے ہیں۔لوگوں نے آپ کی ذہانت کو دیکھتے ہوئے آپ کو علم میں اپنا اسوہ (آئیڈیل) بنایا۔کتنے ہی ایسے عالم ہیں جو آپ کے بلند مرتبے کا اعتراف کرتے ہوئے آپ کی اتباع کرنے والے ہیں۔اللہ کے ولی کے لیے خوشخبری ہے جو ہمیشہ عمدہ زندگی میں رہنے والا ہے، اور ایسے سایوں تلے جن کی مدد کی گئی ہے۔تجھ پر زندہ اور مردہ حالت میں اللہ کی سلامتی ہو، اے بہترین راہنمائی کرنے والے تو نے باعزت طریقے کے ساتھ زندگی گزاری۔‘‘[كنز المعانی:۷۵/۱]

◉ ابن خلکان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’كان إذا قرئ عليه صحيح البخاری ومسلم والمؤطا يصحح النسخ من حفظه‘‘
[معرفة القراء الكبار:۱۱۱۴/۳]

جب آپ پر صحیح بخاری و مسلم اور موطا امام مالک کی قراءت کی جاتی تو آپ حافظے سے ان کے نسخوں کی تصحیح کرواتے۔‘‘

امام صاحب رحمہ اللہ کی کرامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ کے پاس بیٹھنے والا بغیر کسی مؤذن کی موجودگی کے اذان کی آواز سن لیتا تھا۔[معرفة القراء الكبار:۱۱۱۴/۳]

امام شاطبی رحمہ اللہ چونکہ درس شروع کرتے وقت ہمیشہ ’’من جاء أولا فليقرأ‘‘ پر عمل کرتے اس لیے طلباء جانفشانی سے سب سے پہلے پہنچنے کوشش کرتے۔لیکن ایک دن اتفاق ایسا ہوا کہ جب آپ مسند تدریس پر بیٹھے آپ نے فرمایا: ’’من جاء ثانيا فليقرأ‘‘ پس دوسرے نمبر پر آنے والے نے پڑھنا شروع کردیا۔ پہلے آنے والا شخص اس اَمر پر شدید حیران و پریشان ہوا کہ مجھ سے ایسی کون سی خطا سرزد ہوگئی ہے جو شیخ صاحب کی طبیعت پر گراں گزری ہے۔اسی گومگو کی کیفیت میں اسے یاد آیا کہ وہ تورات کو جنبی ہوگیا تھا، لیکن علم کی طلب اور حرص میں اسے غسل کرنا یاد نہیں رہا تھا۔ چنانچہ وہ اسی وقت بھاگم بھاگ مدرسہ کے غسل خانہ میں گیا اور غسل کر کے دوسرے کے قراءت ختم کرنے سے قبل لوٹ آیا۔پھر امام صاحب نے فرمایا: ’’من جاء أولاً فليقرأ‘‘ تو اس نے پڑھنا شروع کیا۔

[تشريح المعانی:ص۸]

اس واقعہ سے بڑی آسانی سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ بینائی سے محروم ہونے کے باوجود آپ سے ایسی کرامات ظاہر ہوتیں جن کا صدور کسی عام انسان سے ممکن نہیں ہے۔

اَساتذہ امام شاطبی رحمہ اللہ

① أبو عبد الله محمد بن أبی العاص النفزی الشاطبی رحمہ اللہ
② إمام ابن هذيل رحمہ اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ أبوعبد الله محمد بن أبی یوسف بن سعادة رحمہ اللہ
④ الشیخ أبو محمد عاشر بن محمد رحمہ اللہ
⑤ أبو محمد عبد الله بن أبی جعفر المرسی رحمہ اللہ
⑥ أبوالعباس بن طرازمیل رحمہ اللہ
⑦ أبو الحسن علیم بن هانی العمری رحمہ اللہ
⑧ أبوعبد الله محمد بن حمید رحمہ اللہ
⑨ أبوعبد الله محمد بن عبد الرحیم رحمہ اللہ
⑩ أبو الحسن بن النعمة رحمہ اللہ
⑪ أبوالقاسم حبیش رحمہ اللہ
⑫ أبوطاهر سلفی رحمہ اللہ [تشریح المعانی:ص۷]

قصیدہ شاطبیہ

''حرز الأمانی ووجه التهانی'' المعروف 'شاطبیة' قراءاتِ سبعہ میں اہم ترین اور اَساسی کتاب تسلیم کی گئی ہے۔ امام شاطبی رحمہ اللہ کے دور سے لے کر آج تک اس کی اہمیت میں ذرہ برابر بھی کمی نہیں آئی۔ شاطبیہ اصل میں قراءات پر مشتمل ایک بحر بے بہا کا نام ہے جس کو امام شاطبی رحمہ اللہ نے انتہائی جانفشانی کے ساتھ ترتیب دیا۔ یہ کتاب درحقیقت امام دانی رحمہ اللہ کی فن قراءات پر مشتمل کتاب 'التیسیر' کی منظوم شکل ہے۔ علامہ شاطبی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں 'التیسیر' کو منظوم انداز میں بیان کرنے کے ساتھ ساتھ ایسے دقیق فوائد اور علمی معروضات کا اِضافہ کردیا ہے جن سے علم قراءات کا کوئی بھی طالب صرف نظر نہیں کرسکتا۔

اس قصیدے کی تالیف کی تاریخ ابتدا اور تاریخ انتہاء کا علم تو نہیں ہوسکا البتہ بعض مصادر اشارہ کرتے ہیں کہ اس مبارک کام کی ابتدا اُندلس سے ہوئی۔ وہ کونسی ایسی وجہ تھی جس نے امام صاحب رحمہ اللہ کو اس کام کی ابتدا پر آمادہ کیا اس کی وضاحت کرتے ہوئے خود امام شاطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''بأنه عملها رغبة فی ثواب الله الکریم وحرصا علی إحیاء العلم الذی تضمنه کتاب 'التیسیر' ''[تحقیق فتح الوصید:۱/۱۲۶،۱۲۷]

''اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید اور کتاب التیسیر میں بیان کردہ علم کے احیاء کی حرص نے ان کو اس کام پر آمادہ کیا۔''

ایک جگہ فرماتے ہیں:

''لا یقرأ أحد قصیدتی هذه إلا وینفعه الله ، لأننی نظمتها لله''[سیر أعلام النبلاء:۲۱/۲۶۳]

''جو شخص بھی میرے اس قصیدے کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو فائدہ دے گا کیونکہ میں نے اسے خالصاً اللہ کیلئے لکھا ہے۔''

جب آپ اس قصیدہ کی تصنیف سے فارغ ہوئے تو اس کو ساتھ لے کر بیت اللہ کے گرد بارہ ہزار طواف کئے اور جب دعا کے مقامات پر پہنچتے تو یہ دعا پڑھتے:

"اللهم فاطر السموات والأرض عالم الغیب والشهادة رب هذا البیت العظیم انفع بها کل من قرأها" [تشریح المعانی:ص۱۰]

''اے اللہ! اے زمین وآسمان کی تخلیق کرنے والے غیب اور حاضر کے جاننے والے، اس عظیم المرتبت گھر (بیت اللہ) کے پروردگار! ہر پڑھنے والے کو اس سے نفع پہنچا۔''

شاطبیہ کی قبولیت کا ایک اہم سبب یہ بھی ہے کہ ناظم کے بقول آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تو سامنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کھڑے ہو کر خدمت بابرکت میں سلام عرض کیا اور کہا یاسیدی یا رسول اللہ ﷺ اس قصیدہ پر نظر فرمائیے۔ پس آپ ﷺ نے اس کو اپنے دست مبارک میں لیا اور فرمایا:

”ھی مبارکة من حفظها دخل الجنة“ [ظفر المحصلین بأحوال المصنفین:ص۱۷]

”یہ بابرکت ہے جو اس کو حفظ کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔“

شاطبیہ میں امام صاحب نے ایسے اشارات و رموز کا استعمال کیا ہے جن کو حل کرنا کسی عام انسان کے بس سے باہر ہے ان اسرار و رموز کی تہہ تک پہنچنے کے لیے عربی زبان کے علوم اور علم قراءات میں وسعت کی ضرورت ہے۔

[معجم علوم القرآن:ص۱۷۰]

بہت سے لوگوں کی طرف سے 'شاطبیہ' پر اعتراضات بھی سامنے آئے ہیں، لیکن یہ سب کے سب شاطبیہ کے شاندار اُسلوب بیان، تسلسل اور بلاغت کے سامنے ہیچ نظر آتے ہیں جو امام صاحب رحمہ اللہ کے بیان کردہ اسرار و رموز کی گرد تک بھی نہیں پہنچ سکے۔ کتاب پر اعتراضات کرنے والوں میں سے ایک نام عبدالرحمن بن اسماعیل دمشقی المعروف ابی شامہ کا بھی ہے۔ جنہوں نے اپنی کتاب 'إبراز المعانی' میں امام شاطبی رحمہ اللہ پر بہت سے اعتراضات کیے ہیں، لیکن ان اعتراضات کا جائزہ لینے کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ ان میں سے اکثر میں امام شاطبی رحمہ اللہ کا مؤقف درست اور اَقرب الی الحق ہے۔

علماء کرام کے ہاں قصیدہ شاطبیہ کا مقام

اس قصیدہ کو علماء کرام کس نظر سے دیکھتے ہیں ملاحظہ فرمائیے:

- امام محمد ابن جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”ولا أعلم کتابا حفظ وعرض فی مجلس واحد وتسلسل بالعرض إلی مصنفه کذلك إلا هو“ [العبر:۴/۲۷۳]

”میں اس کتاب (قصیدہ شاطبیہ) کے علاوہ کسی ایسی کتاب کو نہیں جانتا جو ایک ہی مجلس میں استاد پر پیش کی گئی اور زبانی یاد کی گئی ہو اور اس کی سند اس کے مصنف تک مسلسل سلسلہ کے ساتھ پہنچتی ہو۔“

- ابن خلکان رحمہ اللہ یوں رقمطراز ہیں:

”ولقد أبدع فیها کل الإبداع وهی معدة قراء هذا الزمان فی نقلهم، فکل من یشتغل بالقراء ات إلا ویقدم حفظها ومعرفتها، وهی مشتملة علی رموز عجیبة، وإشارات خفیة لطیفة، وما أظنه سبق إلی أسلوبها“ [وفیات الأعیان:۴/۷۰]

”انہوں نے یہ قصیدہ ایسے انداز میں لکھا جس کی نظیر پیش نہیں کی جاسکتی۔ یہ ایک ایسا منظم قصیدہ ہے جس کو تمام لوگوں نے پڑھا۔ جو کوئی قراءات کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے وہ پہلے اسے یاد کرتا اور سمجھتا ہے۔ یہ قصیدہ بہت ہی عمدہ رموز اور انتہائی لطیف اشاروں پر مشتمل ہے، میرے خیال میں اس اسلوب پر پہلے کوئی ایسا قصیدہ نہیں لکھا گیا۔“

- امام ابن جزری رحمہ اللہ ایک مقام پر یوں رقمطراز ہیں:

”علم مقدار ما آتاه الله فی ذلك خصوصا اللامیة التی عجز البلغاء من بعده عن معارضتها فإنه لا یعرف مقدارها إلا من نظم علی منوالها أو قابل بینها وبین ما نظم علی طریقها ولقد رزق هذا الکتاب من الشهرة والقبول ما لا أعلمه لکتاب غیره فی هذا الفن، بل أکاد ولا فی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر هذا الفن ، فإنی لا أحسب أن بلدا من بلاد الإسلام یخلو منه ، بل لا أظن أن بیت طالب علم یخلو من نسخة منه'' [غایة النهایة فی طبقات القراء: ۲۸۵/۱]

''جو ان (امام شاطبی رحمہ اللہ) کے قصیدہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے وہ انہیں ودیعت کردہ علم کو پہچان لیتا ہے بالخصوص قصیدہ لامیہ (شاطبیہ) جس نے فصیح وبلیغ لوگوں کو اس کی مثل پیش کرنے سے عاجز کر دیا اس کے مرتبے کو صرف وہی پہچان سکتا ہے جس نے اس نہج پر لکھنے کی کوشش کی یا اپنے لکھے ہوئے کا اس کے ساتھ تقابل کیا۔ اللہ نے اس کتاب کو ایسی شہرت اور قبولیت سے سرفراز ا جو اس فن میں کسی اور کو نہ ملی بلکہ اس فن میں اور نہ ہی کسی اور فن میں۔ میرے خیال کے مطابق کوئی بھی اسلامی ملک بلکہ کسی بھی طالب علم کا گھر اس کتاب سے خالی نہیں ہے۔''

قصیدہ شاطبیہ کی خوبیاں

شاطبیہ فن قراءات کا عجیب وغریب قصیدہ ہے اس کی لذتوں اور خوبیوں سے سے پوری طرح وہی حضرات واقف ہیں جو اس کے پڑھنے پڑھانے میں مشغول ہیں، لیکن عوام کے لیے ان میں سے چند خوبیاں پیش خدمت ہیں:

* پورا قصیدہ نظم میں ہے جو طبعی طور پر پسندیدہ ہوتا ہے۔
* قصیدے کے الفاظ نہایت فصیح اور بلیغ ہیں۔
* تشبیہات ومجازات بھی استعمال کیے ہیں جن سے کلام کا حسن دوبالا ہو جاتا ہے۔
* قصیدہ میں بہت سی پر اثر نصیحتیں بھی بیان کی گئی ہیں۔
* قراءتیں بیان کر کے بہت سے مواقع میں صرفی ونحوی اعتبار سے اس کی وجہ بھی بتلاتے ہیں جو عربی کے طلباء کے لیے خصوصی طور پر مفید ہیں۔
* چونکہ قراءات سبعہ کے تمام مسائل کو اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور تھوڑے الفاظ سے بہت سے مطالب نکالنے پڑتے ہیں اس لیے یہ نظم علمی واقفیت کے ساتھ طلباء کی عقل وفہم اور ذہانت میں بھی نمایاں ترقی کا باعث ہوتی ہے اور صرفی ونحوی اِستعداد میں بھی روز اَفزوں اِضافہ ہوتا رہتا ہے۔
* مخارج کے بیان میں ناظم نے اپنی خداداد ذہانت سے ایک انوکھا طرزِ اختیار کیا ہے وہ یہ ہے کہ دوسرے مصنفین تو ہر مخرج کے ساتھ یہ بھی بتاتے جاتے ہیں کہ اس سے فلاں فلاں حرف نکلتے ہیں، لیکن ناظم نے ایسا نہیں کیا بلکہ ہر مخرج کے ساتھ اس کے حروف کی تعداد تو بیان کی ہے کہ اس مخرج سے اتنے حروف نکلتے ہیں، لیکن ان حروف کو متعین نہیں کیا کہ وہ کون کون سے ہیں۔ پھر مخارج ختم کرنے کے بعد دو شعروں کے ۲۶ کلمات میں انتیس کے انتیس حروف کو جمع کر دیا ہے اور کلمات سے ان کے حاصل کرنے کا طریق بھی بتا دیا ہے پھر لطف یہ ہے کہ اس مقصد کے لیے جو کلمات استعمال کیے ہیں وہ بے معنی نہیں بلکہ ان میں قراءت اور قاری کے متعلق نہایت بااثر اور مفید مضمون بیان کیا ہے۔

◉ علامہ شاطبی رحمہ اللہ نے اس قصیدہ میں عام مصنفین ومؤلفین کے طرز سے مختلف ایک بالکل نیا اور انوکھا انداز اختیار کرنے کے ساتھ اتنے اختصار سے کام لیا ہے کہ تھوڑے الفاظ میں بہت سے مطالب ومفاہیم کو سمو دیا ہے۔ الفاظ نہایت فصیح اور بلیغ استعمال کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں تشبیہات واِستعارات اور مجازات ورموز نے کلام کے حسن کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ اس لیے شاطبیہ کے متن سے اس کے مفہوم کو سمجھنے کے لیے محض عربی زبان سے واقفیت ہی کافی نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بلکہ کسی ماہر فن کی تشریح وتوضیح بھی ضروری ہے۔بطور نمونہ ہم ''شاطبیہ'' کے مقدمہ میں سے چند اشعار پیش کرتے ہیں۔

فضائل قرآن سے متعلق اشعار

وإن كتاب الله أوثق شافع
وأغنى غناء واهبا متفضلا

''یعنی اللہ کی کتاب اپنے حامل کے لیے بہترین وقابل اعتماد وسفارش کرنے والی ہے۔''
قرآن مجید کی تلاوت کے متعلق لکھتے ہیں:

وخير جليس لا يمل حديثه
وتزداده يزداد فيه تجملا

''اور (قرآن) بہترین ہم نشین ہے۔اس کے بار بار ورد کرنے سے اکتاہٹ نہیں ہوتی بلکہ اس کے حسن وجمال میں مزید اضافہ ہوجاتا ہے۔''
قرآن قبر کی تاریکیوں میں روشنی میں سامان فراہم کرے گا:

وحيث الفتىٰ يرتاع في ظلماته
من القبر يلقاه سنا متهلّلا

''اور جس جگہ قاری قبر کی تاریکیوں سے گھبرائے گا یہ قرآن مجید اس کے لیے روشنی کا سامان فراہم کرے گا۔''
مزید لکھتے ہیں:

يناشد في إرضائه لحبيبه
وأجدر به سؤلا إليه موصّلا

''قرآن اپنے دوست (قاری) کو راضی کرنے کے لیے اصرار کرے گا اور کس قدر عجیب سوال اس تک پہنچایا گیا ہے۔''

قراء سبعہ کے بارے میں اشعار

جزى الله بالخيرات عنّا أئمة
لنا نقلوا القرآن عذبا وّسلسلا

''اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے آئمہ کرام کو جزائے خیر دے جنہوں نے ہمارے لیے شیریں اور بآسانی حلق سے اترنے والا قرآن کریم نقل کیا۔''
اس کے بعد لکھتے ہیں:

فمنهم بدور سبعة قد توسطت
سماء العلا والعدل زهرا وّكملا

''پس ان میں سے سات (قراء) چودھویں کے چاند کی طرح آسمان کی بلندی میں عدل کے ساتھ روشن اور کامل ہوئے۔''

لها شهب عنها استنارت فنوّرت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سواد الدّجی حتی تفرق وانجلی

''ان کے لیے ایسے روشن ستارے ہیں جنہوں نے ان سے روشنی حاصل کر کے سیاہ تاریک راتوں کو منور کر دیا یہاں تک کہ تاریک راتیں چھٹ گئیں اور روشنی ظاہر ہوگئی۔''

تخیرهم نقادهم کل بارع

ولیس علی قرآنه متاکّلا

''تنقید نگاروں نے ان کا انتخاب اس لیے کیا ہے کہ یہ اپنے فن میں ماہر اور قرآن کو ذریعہ معاش بنانے والے نہ تھے۔''

قصیدہ شاطبیہ کا تعارف

وفی یسرها التیسیر رمت اختصاره

فاجنت بعون الله منه مؤملا

''میں نے اس قصیدہ کے آسان بیان میں التیسیر کے مسائل کے اختصار کا قصد کیا ہے۔ خداوند تعالیٰ میری اُمید گاہ ہے اور اسی کی مدد سے میرا یہ قصیدہ کثیر الفوائد ہوگیا۔''

وسمیتها حرز الامانی تیمنا

ووجه التهانی فاهنه متقبّلا

''اور میں نے اس قصیدہ کا نام ''حرز الامانی ووجه التهانی'' رکھا ہے اس نام سے برکت اور فال نیک مقصود ہے۔ اے مخاطب! اس کتاب کو قبول کرتے ہوئے خوش آمدید کہہ۔''

امام صاحب رحمہ اللہ کی عاجزی

امام صاحب رحمہ اللہ عجز وانکسار اور اخلاص کے پیکر تھے جس کی تصویر درج ذیل اشعار میں جھلکتی ہوئی نظر آتی ہے:

و الفافها زادت بنشر فوائد

فلفت حیاء وجهها أن تفضلا

''اور اس کے گنجان درخت اپنے فوائد ظاہر کرنے کے سبب بڑھ گئے پس اس نے حیاء کی وجہ سے اپنا چہرہ چھپا لیا یہ کہ اس کو (اصل سے زیادہ) فضیلت دی جائے۔''

أخی أیها المجتاز نظمی ببابه

ینادٰی علیه کأسد السوق اجملا

''اے میرے بھائی! اے وہ کہ جس کے در پر میری ایک نظم کا گزر ہو رہا ہے کہ جس کے متعلق اعلان ہے کہ وہ بازار علم کی ایک کم قیمت جنس ہے (میں درخواست کرتا ہوں کہ میری اس نظم کا مطالعہ کرتے وقت) حسن سلوک سے کام لے۔''

وإن کان خرق فادرکه بفضلة

من الحلم ولیصلحه من جاد مقولا

''اور اگر اس نظم میں کوئی عیب ہو تو اپنے علم وقابلیت کی بناء پر اس کی تلافی کر۔ اور جس کی زبان فصیح ہو اجازت ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس عیب کی اصلاح کرے۔''

نصائح ودعائیں

أقول لحر والمروءة مرؤها
لاخوته المراة ذو النور مكحلا

''میں اللہ کے آزاد بندے کو نصیحت کرتے ہوئے کہتا ہوں۔ دراں حالیکہ صاحب انسانیت کی انسانیت اس کے دوستوں کے لیے آئینہ کا کام دیتی ہے اور وہ سرمۂ بصیرت کے لحاظ سے صاحب نور یعنی صاحب ایمان ہوتا ہے۔''

وقل صادقا لولا الوئام وروحه
لطاح الانام الكل فى الخلف والقلى

''اور بات سچی کر، حقیقت یہ ہے کہ اگر باہم اتفاق اور اس کی روح کارفرما نہ ہو تو اختلاف ودشمنی میں پڑ کر تمام لوگ برباد ہو جائیں۔''

وهذا زمان الصبر من لك بالتى
كقبض على جمر فتنجو من البلا

''اور موجودہ زمانہ (دنیا کی اذیتوں پر) صبر کا زمانہ ہے۔ پس کون ہے جو تیرے ساتھ اچھا سلوک کرے جبکہ دین پر قائم رہنا گویا چنگاری کو ہاتھ میں پکڑنا ہے پس تو بلا سے نجات پالے۔''

ولكنها عن قسوة القلب قحطها
فيا ضيعة الاعمار تمشى سبهللا

''لیکن دلوں کے پتھرا جانے سے ایسی آنکھوں کا قحط ہے۔ اے عزیزو! عمروں کی اس بربادی سے بچو کہ کس طرح رائیگاں جارہی ہے۔''

وقد قيل كن كالكلب يقصيه أهله
وما يأتلى فى نصحهم متبذّلا

''کہا جاتا ہے کہ راہ وفا میں اس کتے کے مثل ہو جا کہ گھر والے خواہ اس کو کتنا ہی دور بھگائیں، لیکن اپنی جان کھپا کر ان کی ہمدردی کرنے میں وہ کبھی بھی کوتاہی نہیں کرتا۔''

و يجعلنا ممن يكون كتابه
شفيعا لهم إذ ما نسوه فيمحلا

''اور ہمیں ان لوگوں میں سے ہونے کی توفیق دے کہ جن کے لیے قیامت کے دن قرآن سفارش کرے گا، کیونکہ انہوں نے قرآن کو بھلایا نہ ہوگا کہ وہ شکایت کرے۔''

شاطبیہ کی شروحات

شاطبیہ سبعہ قراءات پر مشتمل نہایت اہم کتاب ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے امام شاطبی رحمہ اللہ کے اخلاص اور للٰہیت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی وجہ سے بہت عروج اور مقبولیت سے نوازا۔ بڑے بڑے مشائخ اور علماء نے اس قصیدہ کی تشریح کو اعزاز جانا۔درج ذیل اہل علم حضرات نے شاطبیہ کی شروحات لکھیں:

① أبوالقاسم عبدالرحمن بن إسماعیل الأزدی، التونسی۔المعروف بابن الحداد [م:۶۲۵ھ] ابن جزری رحمہ اللہ کا خیال ہے کہ یہ شاطبیہ کی سب سے پہلی شرح ہے۔

② أبو العباس أحمد بن علی بن محمد الأزدی المعروف بابن الحداد [م:۶۴۰ھ تقریبا] مخطوط

③ علم الدین أبو الحسن علی بن محمد السخاوی [م:۶۴۳ھ]
آپ کی شرح کا نام 'الوصید فی شرح القصید' ہے۔مطبوع

④ أبو یوسف المنتجب بن أبی العز الھمذانی [م:۶۴۳ھ] مخطوط

⑤ أبو عبد اللہ محمد بن أحمد بن محمد الموصلی الحنبلی [م:۶۵۶ھ] آپ کی شرح کا نام ''کنز المعانی فی شرح حرز الأمانی'' ہے۔مطبوع

⑥ أبوعبد اللہ محمد بن حسن الفاسی [م:۶۵۶ھ] آپ نے اپنی شرح کا نام ''اللآلی الفریدۃ فی شرح القصیدۃ'' رکھا۔مطبوع

⑦ علم الدین أبو محمد القاسم بن أحمد اللورقی [م:۶۶۱ھ] آپ کی شرح کا نام ''المفید فی شرح القصید'' ہے۔مخطوط

⑧ أبوشامۃ عبدالرحمن بن إسماعیل المقدسی [م:۶۶۵ھ] آپ کی شرح ''إبراز المعانی من حرز الأمانی'' کے نام سے جانی جاتی ہے۔مطبوع

⑨ أبو یوسف یعقوب بن بدران بن منصور الدمشقی [م:۶۸۸ھ] مخطوط

⑩ عباد بن أحمد الحسینی [کان حیًّا سنۃ:۷۰۴ھ] آپ کی شرح ''کاشف المعانی فی شرح حرزالأمانی'' ہے۔

⑪ محمد بن محمد بن آجروم [م:۷۲۵ھ]۔آپ کی شرح ''فرائد المعانی فی شرح حرز الأمانی'' ہے۔

⑫ یوسف بن أبی بکر الخطیب [م:۷۲۵ھ]

⑬ یوسف بن أسد الأخلاطی [م:۶۲۵ھ] آپ کی شرح کا نام ''کشف المعانی فی شرح حرز الأمانی'' ہے۔مخطوط

⑭ أبو العباس أحمد بن محمد بن عبد الولی المقدسی [م:۶۲۸ھ] آپ کی شرح ''المفید فی شرح القصید'' کے نام سے مشہور ہے۔

⑮ أبو محمد إبراھیم بن عمر الجعبری [م:۷۳۲ھ] آپ نے اپنی شرح کا نام ''کنز المعانی فی شرح حرز الأمانی'' رکھا۔مطبوع

⑯ شرف الدین أبو القاسم ھبۃ اللہ بن عبد الرحیم بن البارزی [م:۷۳۸ھ] آپ کی شرح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''الفريدة البارزية فی حل الشاطبية'' ہے۔مخطوط

⑰ بدرالدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن بضحان الدمشقی[م:۷۴۳ھ]

⑱ أبو محمد الحسن بن قاسم المعروف بابن أم قاسم المرادی[م:۷۴۹ھ]

⑲ أبو العباس أحمد بن يوسف الحلبی[م:۷۵۶ھ]آپ کی شرح''العقد النضيد فی شرح القصيد'' ہے۔مطبوع

⑳ محمد بن عمر بن علی العمادی[م:۷۶۲ھ]آپ کی شرح ''مبرز المعانی فی شرح قصيدة حرزالأمانی'' ہے۔مخطوط

㉑ حمزة بن قتلوبك بن عبد الله[م:۷۶۷ھ] آپ نے اپنی شرح کانام''جامع القواعد لشرح الشاطبية'' رکھا۔مخطوط

㉒ أبوبكر بن أيدغدی بن عبدالله[م:۷۶۹ھ] آپ کی شرح کانام''الجوهر النضيد فی شرح القصيد'' ہے۔مخطوط

㉓ شرح السيد عبد الله بن محمد الحسينی[م:۷۷۶ھ]

㉔ شمس الدين محمد بن محمود بن محمد السمرقندی[م:۷۸۰ھ]آپ کی شرح''شرح القصيدة الشاطبية'' ہے۔

㉕ أبو محمد عبد الرحمن بن أحمد بن علی البغدادی(م:۷۸۱)

㉖ علاء الدين علی بن عثمان القاصح[م:۸۰۱ھ]آپ کی شرح''سراج القاری المبتدئ وتذکار المقریء المنتهی'' ہے۔مطبوع

㉗ أبو الخير محمد بن محمد الجزری[م:۸۳۳ھ]آپ کی شرح''شرح حرز الأمانی'' ہے۔مخطوط

㉘ محب الدين أبو عبد الله محمد بن محمود البخاری[م:۸۴۳ھ]

㉙ عجلان بن محمد البقاعی[م:۸۶۸ھ]آپ کی شرح''کنز الأمالی شرح حرز الأمانی'' ہے۔

㉚ أبو العباس أحمد بن عبدالواحد الأسيوطی[م:۸۷۲ھ]

㉛ أحمد بن إسماعيل الکورانی[م:۸۹۳ھ]مخطوط

㉜ عبدالرحمن بن أبی بکر بن العينی[م:۸۹۳ھ]آپ کی شرح ''حل الشاطبية''مخطوط

㉝ أحمد بن علی بن أحمد الحصفکی[م:۸۹۵ھ]

㉞ جلال الدين عبد الرحمن السيوطی[م:۹۱۱ھ]آپ کی شرح''شرح حرز الأمانی'' ہے۔

㉟ علی بن ناصر المکی[کان موجودا إلی سنة:۹۱۶ھ]آپ کی شرح نام''الدرر المضيئة فی حل رموز الشاطبية'' ہے۔مخطوط

㊱ شهاب الدين أبو العباس أحمد بن محمد القسطلانی[م:۹۲۳ھ] آپ کی شرح ''توضيح المعانی من حرز الأمانی'' ہے۔مخطوط

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

٣٧ عبد الكريم الجعبري[م:٩٣٣ھ]آپ کی شرح کا نام "شرح حرز الأماني" ہے۔مخطوط
٣٨ محمد بن مصطفى الشيخ زادة[م:٩٥١ھ]آپ نے اپنی شرح کا نام''شرح الشاطبية''رکھا۔مخطوط
٣٩ الحسين بن على الحصيني[كان حياً سنة:٩٦٠ھ]آپ کی شرح''الغاية شرح الشاطبية الكبير'' ہے۔مخطوط
٤٠ إمام محمد بن حسام ددة الأياثلوغي[م:٩٨٦ھ] آپ نے اپنی شرح کا نام''المعين''رکھا۔مخطوط
٤١ أحمد بن أحمد بن عبدالحق السنباطي[م:٩٩٥ھ]آپ کی شرح کا نام''شرح السنباطی متن الشاطبية'' ہے۔مخطوط
٤٢ علی بن سلطان محمد، المعروف علی القارئ[م:١٠١٤ھ]مطبوع
٤٣ أحمد المغنساوي[م:١٠٩٠ھ]آپ کی شرح کا نام''إظهار المعاني'' ہے۔
٤٤ محمد بن داؤد العناني[م:١٠٩٨ھ]آپ کی شرح ''الدرة الفريدة في شرح القصيدة'' کے نام سے جانی جاتی ہے۔مخطوط
٤٥ عمر بن عبدالقادر الأرمنازي(م:١١٤٨ھ) آپ کی شرح ''الإشارات العمرية في حل أبيات الشاطبية'' ہے۔مخطوط
٤٦ محمد بن علی بن علوان [كان موجودا سنة:١١٧٢ھ] آپ کی شرح ''الفوائد السنية في حل ألفاظ الشاطبية'' ہے۔مخطوط
٤٧ أحمد بن عبد المنعم الدمنهوري[م:١١٩٢ھ] آپ نے اپنی شرح کا نام''حسن التعبير في بيان ما للحرز من التعبير''رکھا۔مخطوط
٤٨ سليمان بن حسين الجمزوري[م:١١٩٨ھ]آپ نے اپنی شرح کا نام''الفتح الرحماني في شرح كنز المعاني بتحرير حرز الأماني''رکھا۔مخطوط
٤٩ محمد بن عبد السلام الفاسي[م:١٢١٤ھ]آپ کی شرح ''إتحاف الأخ الأود المتداني ((لمحاذی)) حرز الأماني ووجه التهاني''رکھا۔مطبوع
٥٠ رضوان بن محمد المخللاتي[م:١٣١١ھ]آپ کی شرح''فتح المقفلات لما تضمن الحرز والدرة من القراء ات'' ہے۔مخطوط
٥١ علی بن محمد الضباع[م:١٣٧٦ھ]آپ نے شرح کا نام''إرشاد المريد إلى مقصود القصيد'' رکھا۔مطبوع
٥٢ عبد الفتاح بن عبد الغنی القاضی[م:١٤٠٣ھ] شرح کا نام''الوافي في شرح الشاطبية'' ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ